(قسط۔۲)

عیسوی تبصرہ

آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلما مولانا سید علی نقی نقوی طاب ثراہ

مسیحی عقیدہ پر انجیل کی روشنی

دنیا کے مختلف مذاہب اپنے خیالات میں عظیم تفرقہ رکھتے ہیں اور ہر فرقہ اپنی حقیقت کا دعویدار ہے۔ اگر چہ عقلی معیار اتنا صحیح ہے کہ اس کے اوپر کھوٹے کھرے کا امتیاز پوری طرح ہوجاتا ہے مگر سب سے پہلا نقطہ کسی مذہب کی تنقید کا یہ ہے کہ خود ان کی مذہبی کتابوں کو دیکھا جائے کہ وہ کہاں تک ان کا ساتھ دیتی ہیں۔ اگر خود ان کی کتابیں ان کا ساتھ چھوڑتی ہوئی نظر آئیں تو پھر ان کی رد میں کسی اور استدلال کی ضرورت نہیں بلکہ اس مذہب کی مثال اس سپاہی کی سی ہے جس کے ہتھیار خود اس کی رگِ گردن قطع کرنے کے درپے ہوں۔ ایسے شخص کے لئے کسی دشمن کے حربہ کی ضرورت نہیں۔ معرکۂ عقائد کا سب سے پہلا اور اہم آماجگاہ مسئلہ توحید ہے، اگر چہ سوائے دو ایک فرقوں کے تمام مذاہب لفظی توحید کے دعویدار ہیں اور عالم الفاظ میں مؤحد بننا اپنے لئے سرمایۂ افتخار جانتے ہیں، لیکن اگر ان کے عقائد پر غور کیا جائے تو وہ توحید باری تعالیٰ سے اتنے ہی دور ہیں جتنا کثرت کو وحدت حقیقیہ سے بعید ہونا چاہئے۔

عیسائی مذہب جو اس وقت باعتبار اپنی تبلیغی جدوجہد اور عالمگیر اشاعت سے مذاہب عالم کی صف اول کا واحد مالک ہے ہمیشہ سے توحید کا مدعی رہا ہے یہ اور بات ہے کہ توحید فی التثلیث اور تثلیث فی التوحید کی بھول بھلیاں دائرہ عقل وفطرت میں آنے کے قابل نہ ہو۔

حضرت عیسیٰؑ کے متعلق ان کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ اللہ مجسمہ تھے، تین اقنوم، اقنوم اول باپ جو آسمان پر رہا، اقنوم دوم روح القدس، اقنوم سوم عیسیٰؑ جو مجسم صورت میں زمین پر آئے یہ تینوں اقنوم تین ہونے کے ساتھ ساتھ واحد حقیقی ہیں یا روح القدس عیسیٰؑ میں حلول کر کے یہ دونوں اقنوم آپ کے ساتھ متحد ہیں اور اسی کے ساتھ ان کا تین ہونا بھی بجائے خود باقی ہے اس سے ہم کو اس وقت بحث نہیں کہ یہ عقیدہ عقلی اعتبار سے کس درجہ پر معقول یا رکیک ہے، ہم تو اس وقت تنقید مذہب کے پہلے معیار کو دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا عیسائیوں کی کتاب جس کے وہ عین وحی آسمانی ہونے کے دعویدار ہیں ان کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہے یا نہیں؟

الوہیت کا معیار

یہ قابل انکار امر نہیں کہ انجیل عیسائیوں کی مذہبی کتاب ہے اور وہ اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنے پر مجبور ہیں، انجیل فارسی جو لندن میں برٹش فورن بائیبل سوسائٹی لندن کے اہتمام سے ۱۹۳۰ء میں شائع ہوئی ہے اور جس کے ٹائٹل پر حسب ذیل عبارت مرقوم ہے۔

کتاب عہد جدید یعنی انجیل مقدس، خداوند و نجات دہندۂ ما عیسیٰؑ مسیح کہ از زبان اصلی یونانی ترجمہ شدہ است و بہ نفقہ جماعت مشہور بہ برتیش

فورن بائیبل سوسائٹی، دارالسلطنت لندن مطبوع گردیدہ فی ۱۹۳۰ ع۔"

اس وقت ہمارے زیر مطالعہ ہے اس میں سے یہ چند نوٹ ناظرین کی توسیع معلومات کے لئے درج کرتے ہیں، آئندہ اگر موقع ملا تو تفصیل سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں گے۔

(کتاب اعمال الرسل، باب ۱۴/آیت ۵/تا ۱۸/ملاحظہ ہو)

"در تسرہ مردے نشستہ بود کہ پایہایش بی حرکت بود واز شکم مادر لنگ متولد شدہ ہرگز راہ نرفتہ بود چوں او سخن پولس رامی شنید او بروے نیک نگریستہ دید کہ ایمان شفا یافتن را دارد پس بآواز بلند بدو گفت بر پائیہائے خود راست بایست کہ در ساعت برجستہ خراماں گردید اما خلق چوں ایں عمل پولیس را دیدند صدائے خود را بزبان لیکاؤینہ بلند کردہ گفتند خدایاں بصورت انسان نزد ما نازل شدہ اند پس برنا بارا مشتری پولس را عطارد خواندند زیرا کہ اودر سخن گفتن مقدم بود پس کاہن مشتری کہ پیش شہر ایشاں بود کا واں وتاجہا باگروہ ہائے از خلق بدروازہ ہا آوردہ خواست کہ قربانی گذارند اما چوں آں دو رسول یعنی برنا با پوس شنیدند جامہ ہائے خود را دریدہ درمیان مردم افتادند وندا کردہ گفتند اے مردمان چرا چنیں می کنید ما نیز انسان وصاحبان علتہا مانند شما ہستیم وبشما بشارت می دہیم کہ ازیں اباطیل رجوع کنید بسوے خدائے حی کہ آسمان و زمین و دریا وانچہ را در آنہا است آفرید۔

(عہد جدید مقدس صفحہ ۱۳/۳۱۳)

برنا با پولس دونوں پیغمبروں کے متعلق جب اہل تسرہ نے کہا کہ یہ ہمارے خدا ہیں جو انسانی صورت میں مشکل ہوکر آئے ہیں، اس وقت انہوں نے اپنی الوہیت کی نفی اس دلیل سے کی کہ ہم تمہاری طرح بشر ہیں جو رنج وتکلیف یا امراض کے ماتحت ہیں۔ اس سے الوہیت کا معیار معلوم ہوگیا کہ جو شخص بشر ہو اور رنج وتکلیف یا آلام کے نیچے ہو وہ کبھی خدائی کے قابل نہیں ہے۔ اب اسی نظریہ کو دماغ میں رکھتے ہوئے ذرا انجیل کی ورق گردانی کیجئے اور حضرت عیسیٰؑ کے واقعات زندگی اور حالات پر نظر ڈالئے تو صاف معلوم ہوجائے گا کہ وہ رنج وتکلیف یا امراض کے ماتحت بشر تھے یا نہیں اور ایسی صورت میں ان کی الوہیت کس درجہ پر باقی رہتی ہے؟

حضرت عیسیٰؑ بشر تھے

انجیل کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰؑ ایک انسان تھے جو ایک مخصوص عورت (مریمؑ) کے شکم سے متولد ہوئے پھر کمسنی کی حالت میں مثل عالم کے معمولی بچوں کے تدریجاً بڑھے اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوئے یہاں تک کہ سن شباب تک پہنچے۔ حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کے واقعات انجیل متی باب اول ودوم میں تفصیل سے مذکور ہیں اور انجیل لوقا باب دوم میں ولادت حضرت عیسیٰؑ کے واقعات لکھتے ہوئے بتوضیح لکھا ہے کہ عیسیٰؑ ولادت کے بعد عالم طفولیت میں تھے اور اس کے بعد تدریجاً ترقی کی اور نمو کرتے رہے۔ ملاحظہ ہو (آیت ۱۶/) پس بشتاب رفتہ مریمؑ و یوسف وآں طفل رادر آخور خوابیدہ یافتند (آیت ۲۱ تا ۲۸) چوں روز ہشتم وقت ختنہ طفل رسید اوراعیسیٰؑ نام نہادند چنانچہ فرشتہ قبل از قرار گرفتن او دررحم او را نامیدہ بود وچوں ایام تطہیر ایشان برحسب شریعت موسیٰ رسید او رابا اورشلیم بردند تابخداوند بگذارند چنانکہ در شریعت خداوندہ مکتوب است کہ ہر ذکورے کہ رحم را کشاید مقدس خداوند خواندہ شود و تاقربانی گذرانند چنانکہ در شریعت خداوند مقرر است یعنی جفت فاختہ یا دو جوجہ کبوتر اینک شخصی شمعون نام در اور شیلم بود کہ مرد صالح ومتقی و منتظر تسلی اسرائیل بود وروح القدس بردے بود واز روح القدس بدو

وحی رسیدہ بود کہ تا مسیح خداوند را نہ بینی موت را نخواہی دید پس براہ نمای روح بہیکل در آمدہ چون والدینش آن طفل یعنی عیسیٰ را آور دند تا رسوم شریعت را بجہت او بعمل آورند اور ادر آغوش خود کشیدہ خدارا مبارک خواندہ گفت، (آیت ۴۱)وطفل نمو کردہ بروح قوی می گشت واز حکمت پرشدہ فیض خدا بروے می بود۔ (صفحہ ۹۱،۹)

عیسیٰؑ والدین کی اطاعت کرتے تھے

(انجیل لوقا باب دوم آیت ۵۱) پس باایشاں روانہ شدہ بنا صرہ آمد ومطیع ایشاں می بود ومادر او تمامی ایں امور را در خاطر نگاہ می داشت۔''(صفحہ ۹۱)

عیسیٰؑ کی بھوک کی اذیت

(۱) انجیل متیٰ باب ۴ آیت ۱ تا ۴، ''انگاہ عیسیٰؑ بدست روح بہ بیابان بردہ شد تا ابلیس اورا تجربہ نماید وچوں چہل شبانہ روز روزہ داشت آخر گرسنہ گردید پس تجربہ کنندہ نزد او آمدہ گفت اگر پسر خدا ہستی بگو تاایں سنگہا نان بشود درجواب گفت مکتوب است انسان نہ محض نان زیست می کند بلکہ بہر کلمۂ کہ ازدہان خدا صادر گردید۔ (صفحہ ۴ر)

(۲) متیٰ باب ۲۱ (آیت ۱۷ تا ۲۰) پس ایشا نرا واگزاردہ از شہر بسوے بیت عینا ر رفت در آنجا شب را بسر برد بامداداں چوں بشہر مراجعت میکرد گرسنہ شدودر کنار ۂ راہ یک درخت انجیر دیدہ نزدآں آمدو جزبرگ برآں ہیچ نیافت پس آنرا گفت ازیں بہ بعد میوہ تاابد بر تو نشود کہ در ساعت درخت انجیر خشکید (صفحہ ۳۵ر)

عیسیٰؑ پر تھکن کا غلبہ، پیاس کی شدت

(۱) انجیل یوحنّا باب ۴ (آیت ۶ تا ۱۰) در آنجا چاہ یعقوب بود پس عیسیٰ علیہ السلام از سفر خستہ شدہ ہمچنیں برسر چاہ نشستہ بود وقریب بساعت ششم بود کہ زن سامری بجہت آب کشیدن آمدہ عیسیٰ علیہ السلام بدوگفت جرعۂ آب بمن بنوشان زیرا شاگردانش بجہت خریدن خوراک بشہر رفتہ بودند زن سامری بدوگفت چگونہ تو کہ یہود ہستی ازمن آب میخواہی وحالانکہ زن سامری می باشم زیر ا کہ یہود باسامریاں معاشرت ندارند عیسیٰؑ در جواب او گفت اگر بخشش خدا را امید انستی وکیست کہ بتو می گوید آب بمن بدہ ہر آئینہ تواز او خواہش می کردی وبتو آب زندہ عطا می کرد (صفحہ ۱۴۸)

(۲) یوحنا باب ۱۹ (آیت ۲۸ ، ۲۹) وبعد چوں عیسیٰؑ دید کہ ہمہ چیز انجام رسیدہ است تاکہ کتاب تمام شود گفت تشنہ ام ودر آنجا ظرفے پراز سرکہ گذاردہ بود پس اسفنجے را از سرکہ پرساختہ وبرزد فاگذاردہ نزدیک دہاں او بردند چوں عیسیٰؑ سرکہ را گرفت گفت تمام شدو سر خود را پائیں آوردہ جان بداد۔

(صفحہ ۱۸۲ر)

عیسیٰؑ کا مضطرب ہونا، رونا، اور گھبرا کے خدا سے دعا کرنا

انجیل یوحنا باب ۱۱ (آیت ۳۳ر تا ۴۲ر) عیسیٰؑ چوں اورا گریاں دید ویہود یاں را ہم کہ با او آمدہ بودند گریاں یافت در روح خود۔۔۔ بشدت مکدر شدہ مضطرب گشت وگفت اورا کجا گذاردہ اید باو گفتند اے آقا بیا و ببیں عیسیٰؑ بگرست انگاہ یہودیاں گفتند بنگرید چہ قدر او رادوست میداشت بعضی ازایشاں گفتند ایں شخص کہ چشمان کور را باز کرد نتوانست کہ امر کند کہ ایں مرد نیز نمیرد پس عیسیٰؑ باز بشدت در خود مکدر شدہ نزد قبرآمد وآں غارہ بود سنگے برسرش گذاردہ عیسیٰؑ گفت سنگ را بردارید مرنا خواہر میت بدوگفت اے آقا آلان متعفن شدہ زیرا کہ چہار روزہ گذشتہ است

عیسیٰؑ بوے گفت آیا بتو نگفتم اگر ایمان بیاوری جلال خدارا خواہی دید پس سنگ را از جائیکہ میت گذاشتہ شدہ بود برداشتند، عیسیٰؑ چشمان خود را بالا انداختہ گفتا ے پدر تراشکر می کنم کہ سخن مرا شنیدی۔ (صفحہ ۱۶۷)

عیسیٰؑ کو تکلیف پہنچنا اور اس کا اثر لینا

انجیل متی باب ۱۶/(آیت ۲۱/)واز آن زمان عیسیٰؑ بشاگرداں خبردا دن آغاز کرد کہ رفتن او باور شلیم وزحمت بسیار کشیدن ازمشائخ وروسائے کہنہ وکاتبان وکشتہ شدن ودر، روز سوئم برخاستن ضروراست۔ (صفحہ ۲۸)

عیسیٰؑ بشر تھے، کھانا کھاتے اور پانی پیتے تھے

انجیل متی باب ۱۱/(آیت ۱۸/،۱۹/)زیرا کہ یحیٰ آمد نہ میخوردو نمی آشا میدمی گویند دیودارد وپسر انسان کہ میخورد ودمی نوشد میگویند اینک مردے پر خورو میگسارد ودست باجگراں وگناہگاراں است لیکن حکمت از فرزندان خود تصدیق کردہ شدہ است۔ (صفحہ ۱۷/)

انجیل یوحنا باب ۲۱/ (آیت ۱۵/) اوبعد از غذا خوردن، عیسیٰؑ بشمعون بطرس گفت اے شمعون پسر بونا آیا مرا بیشتر از اینہا محبت می نمائے بدو گفت بلے خداوند تو می دانی کہ ترا دوست می دارم بدو گفت برہ ہائے مرا خوراک بدہ۔'' (صفحہ ۱۸۵/)

عیسیٰؑ سوتے بھی تھے

انجیل لوقاباب دوم (آیت ۱۶/) پس بشتاب رفتہ مریمؑ ویوسف وآن طفل را درآخور خوابیدہ یافتند۔ (صفحہ ۹۰/)

انجیل متیٰ باب ۸/(آیت ۲۴/،۲۵/)چوں بکشتی سوار شد شاگرد انش از عقب او آمدند ناگاہ اضطراب عظیمے دردریا پدید آمد بحدیکہ امواج کشی را فرو می گرفت واودر خواب بود پس شاگردان پیش آمدہ اورابیدارکردہ گفتند خداوندا مارا دریاب کہ ہلاک می شویم۔ (صفحہ ۱۲/)

عیسیٰؑ کا سولی پر چڑھایا جانا، بے بسی، خدا کی بارگاہ میں استغاثہ اور موت

انجیل میں حضرت عیسیٰؑ کی موت کے واقعات کو جس طرح بیان کیا گیا ہے اور اس سے ان کی جلالت وعظمت کو جتنا صدمہ پہنچتا ہے اس کی توضیح تو ہم انشاء اللہ آئندہ کسی موقع پر کریں گے مگر اس مقام پر اجمالاً اتنا سمجھنا چاہئے کہ انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ جبراً گرفتار کئے گئے اور سولی پر چڑھائے گئے، اس وقت حضرت عیسیٰؑ بالکل بے بسی کے عالم میں تھے اور بار بار خدا سے فریاد کرتے تھے کہ مجھ کو کیوں اس حال پر چھوڑ رکھا ہے؟ مگر خدا نے ایک بھی نہ سنی اور آخر اسی حالت میں آپ کی روح نے مفارقت کی اور تیسرے دن لاش دفن کردی گئی۔

انجیل متی باب ۲۷/ آیت ۴۶/تا ۵۰/)ونزدیک بساعت نہم عیسیٰؑ بآواز بلند صدا زدہ گفت ایلی ایلی لماسبقتنی یعنی الٰہی الٰہی مرا چراترک کردی،اما بعضے از حاضرین چوں ایں راشنیدند گفتند کہ اوالیاس رامیخواند در ساعت یکے ازاں میاں دویدہ اسفنجے راگرفت وآنرا پراز سرکہ کردہ برسرنے گذاردہ ونزد او داشت تابنوشد ودیگراں گفتند بگذار تابببینم کہ الیاس می آید اور ابرہاند عیسیٰؑ باز بآواز بلند صیحہ زدہ روح را تسلیم نمود۔ (صفحہ ۵۱/)

(۲)انجیل مرقس باب ۱۵/(آیت ۳۴/تا ۳۷/)ودر ساعت نہم عیسیٰ علیہ السلام بآواز بلند نداکردہ گفت ایلوئ ایلوئ لما سبقتنی یعنی الٰہی الٰہی چرامراد گذاردی وبعضی از حاضرین چوں شنید ند گفتند الیاس

رامیخواند پس شخصے دویدہ اسفنجے را از سرکہ پر کردو برسر نے نہادہ بدو نوشانید وگفت بگذارید ببینم مگر الیاس بیاید تا اورا پائین آورد و پس عیسیٰؑ آواز ے بلند برآوردہ جاں بداد۔ (صفحہ ۸۴؍)

مسیح کا خدا

انجیل یوحنا باب ۲۰ (آیت ۱۷) بدو گفت مرا لمس مکن زیراکہ ہنوز نزد پدر خود بالا نرفتہ ام ولیکن نزد برادران من رفتہ بایشاں بگو کہ نزد پدر خود وپدر شماو خدائے خود وخدائے شما میروم۔

(صفحہ ۱۸۴؍)

اللہ خدائے حقیقی ہے اور مسیح اس کے رسول ہیں

(۱) انجیل یوحنا باب ۱۱؍ (آیت ۴۲؍، ۴۳؍) عیسیٰؑ چشماں خود را بالا انداختہ گفت اے پدر ترا شکر می کنم کہ سخن مرا شنیدی ومن میدانستم کہ ہمیشہ سخن مرا میشنوی ولکن بجہت خاطر ایں گروہ کہ حاضر ند گفتم تا ایمان بیاورند کہ تو مرا فرستادی (صفحہ ۱۶۷؍)

(۲) یوحنا باب ۱۷ (آیت ۳) حیات جاودانی ایں است کہ ترا خدائے واحد وعیسیٰؑ مسیح را کہ فرستادی بشناسند۔''

نتیجۂ کلام

جب ناظرین انجیل کے ان آیات کو ملاحظہ فرما چکے تو اب اعمال الرسل والا معیار الوہیت حضرت عیسیٰؑ پر منطبق کیا جائے اور دیکھا جائے کہ کیا خدا کسی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے، تدریجاً بڑھتا اور نمو کرتا ہے، ماں باپ کی اطاعت کرتا ہے ، بھوک پیاس اس کو لگتی ہے، اور وہ کھاتا پیتا ہے، سوتا ہے، وہ کسی وقت میں مضطرب ہوتا اور کسی سے دعا کرتا ہے ؟ برنا اور بولس نے اپنی ذات سے الوہیت کی نفی اس دلیل سے کی ہے نحن بشر تحت الالام ہم ایک انسان ہیں آلام و تکالیف کے ماتحت تو کیا خدا تھکتا بھی ہے اور اس کو زحمت بسیار، بھی پہنچتی ہے اور وہ کسی وقت میں بے بس بھی ہوجاتا ہے اور کسی اور سے گڑگڑا کر فریاد بھی کرتا ہے پھر کیا خدا کا بھی کوئی خدا ہوتا ہے؟ ان تمام چیزوں سے مسیحؑ کی الوہیت کی حقیقت بالکل واضح ہوجاتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ انجیل حضرت عیسیٰؑ کو عام انسانوں کا سا ایک بشر اور خدائے واحد و یکتا کا بندہ قرار دیتی ہے۔ یوحنا کے باب ۱۷ میں جو پاک تعلیم دی گئی ہے کہ اللہ کو خدائے واحد اور عیسیٰؑ کو اس کا پیغمبر ماننا چاہئے، یہی مسلمانوں کا صحیح عقیدہ ہے، عیسائیوں کو خود اپنی کتابوں پر غائر نظر ڈال کے اپنے مذہب پر نظر ثانی کرنا چاہئے۔

(ماخوذ از ماہنامہ الواعظ لکھنؤ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ نومبر ۱۹۲۷ء ص ۲۲ تا ۲۷)

عالم عیسائیت میں دروغ بیانی

تبلیغ مذہب کا انوکھا طریقہ

عیسائی مبشرین اور مشنری جو اس وقت اپنی قوم کی بیداری اور تبلیغی راہ میں فیاضی کی بدولت دعوت وتبلیغ میں پوری جدوجہد سے مصروف ہیں اور ہر قطر عالم میں اپنی تبلیغی کتابوں کو منتشر کرتے رہتے ہیں اور اسلام پر طرح طرح کے رکیک حملے کرکے اس سے عوام کو بدظن بناتے ہیں ان کے تبلیغی کارنامہ ہمارے سامنے موجود ہیں اور ہم ان کا بغور مطالعہ کررہے ہیں ، ان کی مایۂ ناز کتابیں جو عربی زبان میں شائع ہورہی ہیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) کتاب الہدایہ کی چار جلدیں جو مصر میں امریکن مبلغین کی حمایت میں شائع ہوئی ہیں، جیسا کہ اس کے سرورق پر لکھا ہے، (۲) کتاب ہاشم العربی (۳) کتاب رحلۃ ابن عجیب (۴) کتاب ثمرۃ الامانی۔ اس کے علاوہ عہد قدیم (توریت) جس کو یہود ونصاریٰ دونوں وحی الٰہی کی طرف منسوب کرتے ہیں اور عہد جدید (انجیل) جس کو مخصوصاً نصاریٰ وحی الٰہی سمجھتے ہیں اور ان دونوں عہدوں کا مجموعہ درحقیقت ۲۶؍ کتابوں تک پہنچتا ہے۔ ان کتابوں کا مطالعہ کرنے سے عجیب وحشت ناک اور حیرت

انگیز مناظر ہمارے پیش نظر ہوئے اور ہمیں تعجب ہے کہ ایک حقیقت مذہب کا دعویدار جو دنیا کے مذاہب کے سامنے اپنی حقیقت کو تسلیم کرانا چاہتا ہے وہ اپنے تبلیغی طریقۂ کار میں ایسی دروغ بیانی اور غلط بیانی کو کیونکر جائز سمجھتا ہے، عالم اسلامی کے مشہور مجاہد و مبلغ اعظم مصنف ''الہدیٰ'' نجفی مدظلہ، کے قلم سے ایک رسالہ اعاجیب الاکاذیب اور اس کا فارسی ترجمہ، شگفت آور دروغ، شائع ہو چکا ہے ہم ان مطالب کو اپنی طرف سے بعض شواہد و توضیحات کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

کیا جھوٹ اچھی چیز ہے؟

دنیا کی تمام متمدن اور غیر متمدن قومیں خواہ وہ دیانت کی حلقہ بگوش ہوں یا اپنے تئیں تمام مذاہب کی قیود سے آزاد سمجھتی ہوں غالباً جھوٹ کے خلاف فرائض انسانیت ہونے میں متفق ہیں۔ جس طرح مسلمانوں کی واجب الاتباع کتاب قرآن مجید میں مختلف طرح سے جھوٹ کی مذمت کی گئی ہے ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰذِبُوْن۔ (سورہ نحل آیت ۱۰۵)

بس جھوٹ وہی باندھتے ہیں جو ایمان نہیں لائے ہیں خدا کی آیتوں پر، اور یہی لوگ بس دروغ گو ہیں۔

دوسری آیت

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَذَبَ عَلَی اللّٰہِ وَ کَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَہٗ اَلَیْسَ فِیْ جَھَنَّمَ مَثْوًی لِّلْکٰفِرِیْنَ۔

(سورۂ زمر آیت ۳۲/)

کون شخص زیادہ ظالم ہے اس سے جو خدا پر جھوٹ باندھے اور سچی بات کو جب اس کے پاس پہنچے جھٹلائے، کیا جہنم میں کفار کا ٹھکانا نہیں ہے۔

تیسری آیت

وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تَرَی الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلَی اللّٰہِ وُجُوْھُھُمْ مُّسْوَدَّۃٌ۔ (سورۂ زمر آیت ۶۰/)

اور قیامت کے دن دیکھو گے ان لوگوں کو جنھوں نے خدا پر جھوٹ باندھے کہ چہرے ان کے سیاہ ہیں۔

اسی کے ساتھ عیسائیوں کے کتب مقدسہ تورات و انجیل میں بھی جا بجا جھوٹ سے روکا گیا ہے۔ کتاب مقدس فارسی جو لندن میں برٹش فارن سوسائٹی کی طرف سے ۱۹۲۰ء میں چھپی ہے ہمارے پیش نظر ہے۔

(۱) توریت سفر لادیان باب ۱۹ آیت ۱۱

(۲) کتاب امثال سلیمان نبی باب ۱۹ آیت ۹

(۳) امثال سلیمان باب ۱۲ آیت ۲۲

(۴) انجیل یوحنا باب ۸ آیت ۴۴ (وصف ابلیس)

دزدی مکنید و مکر منمائید و بایک دیگر دروغ مگوئید صفحہ ۱۸۳) ہر کہ بکذب تنطق نماید ہلاک خواہد گردید صفحہ ۹۷۰) لبھائے دروغ گو نزد خداوند مکروہ است صفحہ ۹۶۱) در راستی ثابت نمی باشد از آں جہت کہ در و راستی نیست ہر گاہ بدروغ سخن می گوید از ذات خود می گوید زیرا دروغ گو و پدر دروغ گویاں است۔'' (صفحہ ۱۶۱/، عہد جدید)

اب ناظرین ذیل کے اعداد پر نظر کریں اور عبرت حاصل کریں کہ کیسی کیسی شرمناک دروغ بیانیوں کو جائز سمجھا گیا ہے اس کو ''دو مشتے نمونہ از خروار'' سمجھنا چاہئے۔ اختصار کے لحاظ سے اسی مقدار پر اکتفا کی جاتی ہے۔

(۱) ثمرة الامانی کا غلط اتہام

قرآن مجید اور ہارون

کتاب ثمرۃ الامانی جو بولاق مصر کے امریکن مطبع میں ۱۹۱۱ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس کے صفحہ ۸۹/ میں لکھا ہے کہ ''قرآن سے معلوم ہوتا ہے جب موسیٰؑ پہاڑ پر تھے تو ہارون نے گوسالہ کی پرستش کی۔''

چہ خوش! کس مقام پر قرآن نے یہ بیان کیا ہے؟ وہ کون سا قرآن ہے جس میں یہ لکھا ہے، قرآن مجید ملاحظہ ہو۔

وَلَقَدْ قَالَ لَھُمْ ھٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ یٰقَوْمِ اِنَّمَا

فُتِنۡتُمۡ بِهٖ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحۡمٰنُ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ وَاَطِيۡعُوۡۤا اَمۡرِىۡ قَالُوۡا لَنۡ نَّبۡرَحَ عَلَيۡهِ عٰكِفِيۡنَ۔

(سورۂ طٰہٰ آیت ۹۲)

اور یقین جانو کہ کہا اس (ہارون) نے ان گوسالہ پرستوں سے کہ اے میری قوم! بس یہی ہے کہ تم اس پر فریفتہ ہوگئے ہو اور تمہارا خدا یقیناً اللہ ہے۔ پس میری پیروی کرو اور میرے حکم کی اطاعت کرو۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس کی عبادت پر قائم رہیں گے۔

انصاف سے دیکھو کس طرح قرآن نے گوسالہ پرستی سے ہارون کی برأت کی ہے۔ مصنف ثمرہ الامانی سے اتنی فروگذاشت ہوئی کہ وہ اس ہارون کی صفائی اور برأت کو توریت کی طرف منسوب کر دیتا اور جو کچھ توریت میں ہارون کے متعلق لکھا ہوا ہے اسے قرآن کے سر تھوپتا ہے۔

(ملاحظہ ہو سفر خروج، باب ۳۲ آیت ۱ تا ۱۷)

"چوں قوم دیدند کہ موسیٰ در فرود آمدن از کوہ تاخیر نمود قوم نزد ہارون جمع شدہ ویرا گفتند برخیزد برائے ما خدایان بساز کہ پیش روئے ما بخرامند زیرا ایں مرد موسیٰؑ کہ مارا از زمین مصر بیروں آورد نمی دانیم اور اچہ شدہ است ہارون بدیشاں گفت گوشوارہ ہائے طلاء راکہ در گوش زمان و پسران و دختران شما است بیروں کردہ نزد من بیاورید پس تمامی قوم گوشوارہ ہائے زریں راکہ در گوشہائے ایشاں بود بیروں کردہ نزد ہارون آوردند آنہارا از دست ایشاں گرفتہ آں را باقلم نقش کردہ ازاں گوسالہ ریختہ شدہ ساخت وایشاں گفتند اے اسرائیل ایں خدایاں تو می باشند کہ ترا از زمین مصر بیروں آوردند چوں ہاروں ایں رابدید مذبحے پیش آں بنا کرد و ہارون ندا درداد گفت فردا عید یہوہ می باشد وبامداداں برخاستہ قربانی ہائے سوختنی گذارنیدند وہدایائے سلامتی آوردند و قوم برائے خوردن و نوشیدن نشستہ وبجہت لعب برپا شدند۔

(صفحہ ۱۳۵)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قوم کی خواہش پر ہارون نے گوسالہ بنایا اور انہوں نے ہی اس کے لئے مذبح قائم کیا اور حج کا حکم دیا۔ (معاذ اللہ)

(۲) ثمرۃ الامانی کا دوسرا اتہام

قرآن مجید اور حضرت داؤدؑ

ثمرۃ الامانی صفحہ ۸۷ میں لکھا ہے "ہم قرآن پڑھتے ہیں کہ حضرت داؤد نے اپنے بھائی کے گوسفند پر قبضہ کرلیا۔

عجیب! دیکھنا چاہئے کہیں کوئی اور قرآن تو نہیں ہے جس میں یہ لکھا ہے؟

مسلمانوں کا قرآن تو ان دو شخصوں کے واقعہ کو جو داؤد کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے تھے یوں بیان کرتا ہے۔

وَهَلۡ اَتٰٮكَ نَبَؤُا الۡخَصۡمِ ‌ۘ اِذۡ تَسَوَّرُوا الۡمِحۡرَابَ ۙ اِذۡ دَخَلُوۡا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنۡهُمۡ‌ قَالُوۡا لَا تَخَفۡ‌ ۚ خَصۡمٰنِ بَغٰى بَعۡضُنَا عَلٰى بَعۡضٍ فَاحۡكُمۡ بَيۡنَنَا بِالۡحَـقِّ وَلَا تُشۡطِطۡ وَاهۡدِنَاۤ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ اِنَّ هٰذَاۤ اَخِىۡ لَهٗ تِسۡعٌ وَّتِسۡعُوۡنَ نَعۡجَةً وَّلِىَ نَعۡجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكۡفِلۡنِيۡهَا وَعَزَّنِىۡ فِى الۡخِطَابِ۔ (سورۂ ص آیت ۲۱۔۲۳)

کیا تمہیں خبر نہیں پہنچی، آپس میں نزع رکھنے والوں کی جب وہ محراب میں دیوار پر سے پہنچے جب کہ وہ داؤد کے پاس پہنچے تو وہ گھبرا گئے انہوں نے کہا کہ ڈرو نہیں، ہم دو فریق ہیں جن میں سے ایک نے دوسرے پر تعدی کی ہے۔ تم ہم میں حق کے ساتھ فیصلہ کرو اس کے پاس ۹۹ گوسفند ہیں اور میرے پاس ایک گوسفند ہے، یہ کہتا ہے وہ گوسفند بھی میرے حوالہ کردو اور مجھ سے گفتگو میں سختی کرتا ہے۔

اس سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک فریق نے دوسرے سے درخواست کی کہ وہ اپنا گوسفند اس کو دے دے۔ اخذ کی لفظ کہیں نہیں ہے، جس سے لے لینے کے معنی پیدا کئے جائیں۔ پھر یہ کیوں کر کہا جاتا ہے کہ ہم قرآن میں پڑھتے ہیں داؤد نے اپنے بھائی کا گوسفند لے لیا؟ معلوم نہیں راستی و امانت

کون سا گناہ ہے؟ ہم ثمرۃ الامانی کے شکر گذار ہیں کہ اس نے قرآن کی طرف ان بیانات کو منسوب نہیں کیا جو خود ان لوگوں کی مذہبی کتابوں میں صاف صاف مذکور ہیں۔

کتاب دوئم صموئیل باب ۱۱ر کے طویل بیانات میں سے آیتیں منتخب کر کے ہم اس موقع پر لکھتے ہیں۔

"واقع شد در وقت عصر که داؤد از بسترش برخاسته بر پشت بام خانه بادشاه گردش کرد واز پشت بام زنے را دید که خویشتن را شست وشومی کند وآں زن بسیار نیکو منظر بود پس داؤد فرستاده دربارۂ زن استفسار نمود اوراگفتند که آیا ایں بتشع دختر البعام زن اوریائے حتی نیست و داؤد وقاصداں فرستاده اورا گرفت واو نزدوے آمده داؤد با اوہم بستر شدو او از نجاست خود طاہر شده بخانه خود برگشت وآں زن حامله شد وفرستادۂ داؤد را مخبر ساخت وگفت که من حامله ہستم پس داؤد نزد بوآب فرستاد که اوریائے حتی رانزد من بفرست وبوآب اورانزدداؤد فرستاده بامداداں داؤد مکتوبے برائے بو آب نوشته بدست اوریافرستاد ودر مکتوب بایں مضمون نوشت که اوریارا در مقدمه جنگ سخت مگذارید واز عقبش پس بروید تازده شده بمیرد وچوں بوآب شہررا محاصره می کرد اوریا را درمکانے می دانست که مرداں شجاع درآں جامی باشند گذاشت ومرداں شہر بیروں آمده بابو آب جنگ کردند د بعضے از قوم از بندگان داؤد افتادندو اوریائے حتی نیزو بمرد پس بو آب فرستاده داؤد ازجمیع وقائع جنگ خبرداد۔۔۔۔۔وچوں زن اور یاشنید که شوہر ش اوریا مرده است برائے شوہر خود ماتم گرفت وچوں ایام ماتم گذشت داؤد فرستاده اورابه خانۂ خود آوردو اوزن وے شدو برایش پسرے زائید امّا کاریکه داؤد کرده بود درنظر خداوندنا پسندآمد۔

(صفحہ ۴۹ر)

اس تمام بیان کا حاصل یہ ہے کہ داؤد (معاذ اللہ) اور یا کی زوجہ پر عاشق ہوئے اور اس کو بلا کر اس کے ساتھ زنا کیا اور وہ حاملہ ہوگئی۔ اب داؤد نے اور یا کو جنگ سے بلا کر کوشش کی کہ وہ گھر کے اندر جائے اور بمقتضائے فطرت اپنی زوجہ سے مقاربت کرے اور وہ حمل اس کے سرتھپ جائے۔ مگر وہ گھر کے اندر نہ جانا تھا نہ گیا۔ مجبور ہو کر داؤد نے سپہ سالار کے نام خط لکھا کہ اور یا کو جنگ میں آگے رکھنا تا کہ قتل ہوجائے، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، اور یا قتل ہوگیا اور داؤد نے اس کی زوجہ کو بلا کر اپنے گھر میں رکھا وہ ان کی بیوی ہوگئی اور ایک لڑکا پیدا ہوا۔ مگر یہ کام جو داؤد نے کیا خدا کو پسند نہیں آیا۔"

حاشا للہ! انبیا ایسے حرکات سے بری ہوتے ہیں، افسوس جن لوگوں کی کتابوں میں ایسے بیانات ہوں وہ قرآن کے دامن صدق پر حملہ کریں؟ شرم! شرم!

مسلمانوں کا صحیح عقیدہ ہے کہ انبیا ومرسلین تمام گناہوں سے معصوم ہیں اور ان کا قرآن بھی انبیا کی وقعت کا محافظ ہے بعض غیر مستند عام اسلامی کتابوں میں اگرچہ واقعات اس کے خلاف ہوں تو وہ بھی توریت کے گذشتہ بیانات کا نتیجہ ہیں، قرآن انکا ذمہ دار نہیں ہے۔

(۳) ثمرۃ الامانی کا تیسرا اتہام

قرآن مجید اور حضرت ابراہیمؑ

ثمرۃ الامانی صفحہ ۲۸ر میں مرقوم ہے کہ قرآن سے پتہ چلتا ہے ابراہیمؑ بت پرست تھے۔"

وائے بر تقویٰ ودیانت! پوچھنے کی بات ہے کہ وہ کون سی آیت ہے؟ قرآن میں تو بار بار صاف کہا گیا ہے کہ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ابراہیمؑ مشرک نہ تھے۔ کیا اس کے بعد بھی شبہہ کی گنجائش ہے۔

(ماخوذ از ماہنامہ الواعظ لکھنؤ، شوال ۱۳۴۶ھ/اپریل ۱۹۲۸ء ص ۳۱-۳۵)

(۴) ثمرۃ الامانی کا چوتھا جھوٹ

توریت اور ذکر خدا

ثمرۃ الامانی صفحہ ۸۳؍ و ۸۴؍ میں مسلمانوں کی عیب جوئی کرتے ہوئے ان پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ ذکر خدا بہت کرتے ہیں حالانکہ توریت میں اسم خدا کی تکرار سے ممانعت کی گئی ہے۔"

توریت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسبت بالکل غلط ہے۔ توریت میں کہیں ذکر خدا کی ممانعت نہیں ہے، لیکن درحقیقت یہ ان مترجمین کے ترجمہ سے ماخوذ ہے جنہوں نے آیت ۷ باب ۲۰ سفر خروج کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ خدا کا نام باطل کے ساتھ نہ لو کیونکہ خدا معاف نہیں کرتا ہے اس شخص کو جو اس کا نام باطل کے ساتھ لے۔ چنانچہ ترجمہ فارسی مطبوعہ لندن جو ہمارے سامنے موجود ہے اس میں یونہی لکھا گیا ہے کہ:

"نام یہود خدائے خود رابباطل مبر زیر اخداوند کسے را کہ اسم اور اباطل ببرد بیگناہ نخواہد شمرد۔" (صفحہ ۱۱۵؍)

لیکن یہ ترجمہ بالکل غلط ہے، آیت مذکورہ کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ اپنے خدا کے نام کا برائی کے ساتھ قصد نہ کرو۔ کیونکہ خدا برائی نہیں کرتا ہے اس شخص کی جو اس کا نام برائی کے ساتھ لے۔" اگر پہلے ترجمہ کو صحیح مان لیا جائے تو اس آیت سے ذکر خدا اور تسبیح وتہلیل وتمجید اور کلمۂ توحید کے ساتھ اس کا نام لینے کی ممانعت کیونکر نکل سکتی ہے۔

وہاں تو یہ کہا گیا ہے کہ "باطل کے ساتھ خدا کا نام نہ لو۔" یا برائی کے ساتھ اس کے نام کا قصد نہ کرو کیا ثمرۃ الامانی کا یہ انتساب توریت پر ایک عظیم بہتان نہیں ہے؟

ثمرۃ الامانی کا پانچواں جھوٹ

اسلام اور قرآن مجید پر شرمناک حملہ

ثمرۃ الامانی صفحہ ۳۰؍ میں اسلام اور قرآن مجید کے متعلق لکھا گیا ہے کہ یہ بچوں کی سی خرافات اور گمراہی کی باتیں کرتے ہیں کہ جو بارہ صدیوں سے اصل توحید پر پردہ ڈالے ہوئے ہیں۔" صد حیف! ذرا توریت وانجیل متداول کو قرآن مجید کے سامنے لاؤ اور دونوں کو پڑھ کر اپنے سچے وجدان اور آزاد ضمیر اور عقل میں آنے والی توحید حقیقی اور فطرت وتمدن سے فیصلہ کراؤ کہ خرافات وضلالت کس کتاب میں ہیں؟ ہاں قرآن مجید کا یہ گناہ ضرور ہے کہ اس نے سورۂ نساء آیت ۱۷۱؍ میں صاف صاف کہا ہے۔

لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ۔

یہ نہ کہو کہ خدا تین ہیں، اس سے باز آؤ، تمہارے لئے بہتر ہے۔ خدا تو بس ایک ہے۔ وہ بری ہے اس سے کہ اس کا کوئی فرزند ہو۔

یہ آیت یقیناً برہمی وبودھی تثلیث اور آقانیمی توہمات اور تجد وتعدد الٰہیہ کے پردے کو چاک کر کے پھینک دیتی ہے، ثمرۃ الامانی کا حق بجانب ہے کہ وہ اس کی وجہ سے قرآن پر افترا و اتہام کرے۔

(۲) **ہاشم عربی اور غریب بن عجیب**

توریت میں عجیب وغریب تحریف

ہاشم عربی نے جرجی سائل انگریز کے مقالات کا جو عربی ترجمہ ایک مستقل ضمیمہ کے ساتھ شائع کیا ہے اس کے صفحہ ۱۱ طبع اول میں ہے۔

نیز غریب بن عجیب نے رحلہ حجازیہ کے صفحہ ۹۷؍ میں لکھا ہے کہ "سفر پیدائش میں ہے کہ اسماعیلؑ اپنے باپ ابراہیمؑ کے مرنے کے بعد آئے اور ان کو دفن کیا۔"

تعجب ہے کہ اتنے بڑے دو مبلغ نصاریٰ کے، انہوں نے اپنے مطلب کے لئے توریت میں آئے کی لفظ کی اضافہ کر دیا اور افسوس ہے کہ یہ زیادتی بھی ان کے مقصود کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی۔

توریت کی طرف رجوع کرو اور دیکھو کہ "آئے" کی ہم معنی کوئی لفظ عبرانی! اصلی توریت یا اس کے تراجم میں کہیں موجود ہے؟

اصل عبرانی توریت آیت ۸/۹؍ باب ۲؍ سفر پیدائش کی عبارت حسب ذیل ہے۔

ویمت ابراھام بشیبہ طوب زقن وشبع ویاسف اٰل عمیو ویقبرو اتو یصحق وبشمعیل بنیوال معرت ھمکفلۃ۔"

اس کالفظی ترجمہ یہ ہے کہ ''مر گئے ابراہیمؑ سفید اچھی ڈاڑھی کے ساتھ بڈھے اور سیر، اور اپنی قوم کے ساتھ ملحق ہوئے، اور دفن کیا انہیں اسحقؑ و اسمٰعیلؑ ان کے دونوں بیٹوں نے، غار مکفلہ میں۔''

چنانچہ ترجمہ فارسی مطبوعۂ لندن میں حسب ذیل عبارت ہے ''ابراہیم جان بداد در کمال شب خوخت پیرو سیر شدہ بمرد و بقوم خود ملحق شد و پسر انش اسحق و اسمٰعیل اورا درمغارہ مکفیلہ در صحرائے عفروں بن صوحار حنی در مقابل ممری دفن کردند۔(صفحہ ۳۵/)

ناظرین دیکھیں گے کہ یہاں کہیں آنے کا تذکرہ نہیں ہے کہ اسمٰعیلؑ نے آکر دفن کیا۔

ممکن ہے کہ ناظرین کو یہ بھی خیال ہو کہ اکثر تراجم اس مقام پر ذقن وشبع کا ترجمہ کرتے ہیں ''بڈھے دنیا سے سیر'' حالانکہ اصل عبرانی اور اس کے حواشی میں ''دنیا سے'' کی لفظ موجود نہیں ہے اس کو بھی ایک مستقل تحریف کہنا چاہئے لیکن درحقیقت بہت ممکن ہے کہ تراجم نے اس لفظ کو توریت میں کم فہمی اور ناسمجھی سے اس کی عبارت درست کرنے کے لئے بڑھایا ہو اور ان کی سمجھ میں نہ آیا کہ سیر سے مراد یہ ہے کہ مالدار تھے فقیر نہ تھے۔

یہ تعجب بھی نہ ہونا چاہئے کہ یہ لوگوں نے اپنی کتاب توریت میں اس کی عبارت درست کرنے کے لئے بڑھایا ہو اور ان کی سمجھ میں نہ آیا کہ سیر سے مراد یہ ہے کہ مالدار تھے، فقیر نہ تھے۔ یہ تعجب بھی نہ ہونا چاہئے کہ یہ لوگ اپنی کتاب توریت میں مصلحانہ تصرف کا کون سا حق رکھتے ہیں۔ کیا ان کے خیال میں موسیٰؑ پر یہ ناقص اور معیوب اتری تھی کہ ان لوگوں کو اصلاح کی ضرورت ہے؟'' کیونکہ یہ نئی بات نہیں، ان کے کتب وحی میں بے شمار نظیریں ملیں گی۔ چنانچہ توریت کے پانچوں سفروں میں تقریباً ۶۰/ کلمہ زیادہ کئے گئے ہیں اور بعض چھاپوں میں یہ کلمہ چھوٹے حرفوں میں لکھے گئے ہیں، تاکہ معلوم ہو کہ یہ زیادہ ہیں، ان میں سے بعض واقعاً عبرانی توریت کی غلطیوں کے مصلح ہیں اور ان کی غلط فہمی پر مبنی ہیں۔

(۷) پوطر امریکن اور اسم خدا

توریت عبرانی پر اتہام

امریکن مبلغ پوطر مقیم طہران نے اپنی کتاب یعنی عقائد مسیحیت میں جس کا عربی ترجمہ ۱۹۲۱ء میں مطبع نیل مسیحی مصر میں شائع ہوا ہے لکھا ہے ملاحظہ ہو صفحہ ۲۲/ سطر ۴/

ان اسم الجلالة فی التوریة العبر انیة ورد دائما بصیغة الجمع فالکلمة المترجمة الله هی الوهیم جمع مذکر سالم للمفرد۔

خدا کا نام عبرانی توریت میں ہمیشہ جمع کے صیغہ کے ساتھ آیا ہے اور جس کلمہ کا ترجمہ اللہ کیا جاتا ہے وہ ''الوھیم'' ہے جو جمع مذکر سالم ہے۔

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اتنا بڑا مبلغ جو مسیحی روحانیت کا ذمہ دار بنتا ہو وہ اپنی غرض فاسد کے لئے اپنی کتاب وحی پر ایسا غلط افترا کرے کہ جس کو ہر شخص سمجھ سکتا ہے، ان لوگوں کا خیال ہے کہ مسلمانوں میں کوئی شخص توریت کو اٹھا کر نہیں دیکھتا ورنہ یہ بات ظاہر ہے کہ توریت عبرانی میں خدا کا نام مفرد صیغہ کے ساتھ صدہا جگہ آیا ہے اور وہ لفظ (ال) پڑھا جاتا ہے۔ ان میں سے چند مقامات کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

سفر پیدائش آیت ۱/و ۳/ و ۱۱/ باب ۲۵۔ سفر خروج آیت ۳/ باب ۶/ و آیت ۵/ باب ۲۰/۔ سفر اعداد آیت ۲۲/ باب ۱۶/ و آیت ۱۹/، ۲۲/ و ۲۳/ و آیت ۴/ باب ۲۴/۔ سفر تثنیہ آیت ۴/ و ۱۲/ باب ۱۳/ و آیت ۱۸/ باب ۳۲/ و آیت ۲۶/ باب ۳۳/۔ اسی طرح سفر تثنیہ آیت ۱۵/ باب ۳۲/ میں یہی اسم مقدس ''الوہ'' کی لفظ سے آیا ہے۔

مختصر عہد قدیم عبرانی کے بہت سے مقامات پر خدا کا نام ال اور ایل اور الوہ اور الہ اور الہا کی لفظوں میں کہ جن میں ہر ایک مفرد ہے، لایا گیا ہے توریت متداول چونکہ تحریف وتصرف کے ہاتھوں سے بازیچۂ اطفال بن چکی ہے اور اس کے اوپر پوری طرح شرک والحاد کا رنگ چڑھا دیا گیا ہے، اس وجہ سے بعض مقامات پر ضرور خدا کا نام ''الوھیم'' جمع کے صیغہ

کے ساتھ آیا ہے کیونکہ جس طرح عربی میں باونون جمع کی علامت ہے ویسے ہی عبرانی زبان میں یاومیم علامت جمع ہے۔ عبدالمسیح کندی مصنف کتاب الہدایہ پادری بسے منصور، پادری پوطر اور بہت سے عیسائی توریت کی اس لفظ کو دیکھ کر بڑے خوش ہوتے اور اپنے زعم ناقص میں تثلیث اور تعدد الٰہہ کی دلیل سمجھتے ہیں۔

پادری پوطرامریکن نے چاہا کہ توریت میں کہیں بھی خدا کا نام مفرد لفظ سے مذکور ہونے کا شبہ بھی نہ ہو اور یہ آخری سانس توحید کی جو توریت کے صفحات میں کبھی کبھی آجاتی ہے وہ بھی بند ہوجائے۔ عبرانی توریت متداول عالم میں شائع ہے جھوٹ کی حقیقت ہر صاحب نظر پر کھل سکتی ہے۔

(۸) عبدالمسیح کندی کا عجیب افترا

حضرت ابراہیمؑ اور حنفاء

عیسائیوں کی مایۂ ناز کتابوں میں سے ایک عبداللہ ہاشمی کا رسالہ ہے جو عبدالمسیح کندی کے رسالہ کے ساتھ کئی مرتبہ طبع ہوا ہے چنانچہ مصر کے امریکن مطبع کا ۱۹۱۲ء کا مطبوعہ نسخہ ہمارے پیش نظر ہے۔ عبدالمسیح اس میں قرآن مجید کی آیہ مبارکہ سورۂ آل عمران، مَاكَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّ لٰكِنْ كَانَ حَنِيْفاً مُّسْلِماً۔ ابراہیمؑ یہودی ونصرانی نہ تھے بلکہ وہ حنیف و مسلم تھے۔ اس کے تحت میں لکھتا ہے کہ ''ابراہیمؑ ۹۰ ر سال اپنے آباء کے ساتھ بلادحران میں قیام پذیر تھے اور اس طویل مدت میں وہ ایک بت کی پرستش کرتے تھے جس کا نام عزی تھا، کتب ربانی شاہد ہیں کہ ابراہیمؑ حنیف اپنے آباء واجداد و اہل شہر کے ساتھ بت پرستی کرتے تھے یہاں تک کہ خداوند عالم نے ان پر تجلی کی۔ کتب وحی سے معلوم ہوتا ہے کہ حنیف بت پرستی کا نام ہے۔''

(رسالہ عبدالمسیح صفحہ ۳۰ ر)

خدا تعصب وحمایت باطل کا برا کرے! اتفاق سے موجودہ توریت وانجیل میں بھی کہیں ابراہیمؑ کے دامن پر بت پرستی کا دھبہ نہیں لگایا گیا ہے، پھر معلوم نہیں عبدالمسیح کہاں سے حضرت ابراہیمؑ پر یہ اتہام لگاتا ہے؟ دیکھنا تو چاہئے کہ اس شخص نے ان سطروں میں کتنی غلط بیانیوں کا ارتکاب کیا ہے؟

(۱) توریت سفر پیدائش باب ۱۱ ر و اوائل باب ۱۲ ر سے معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیمؑ اپنے مقام مولد (اور کلدانیان) مابین النہرین میں اپنے قبیلے کے ساتھ قیام پذیر تھے یہاں تک کہ ابراہیمؑ اور ان کے چھوٹے بھائی ناحور نے اپنی شادی کی اور ناحور کے یہاں لوط پیدا ہوئے، اس وقت وہ اور کلدانیان سے کنعاں کا ارادہ کر کے روانہ ہوئے یہاں تک کہ حاراں پہنچ کر توقف کیا۔

دیکھو توریت سفر پیدائش باب ۱۱ ر آیت ۳۱ ر۔

''پس تارخ پسر خود ابرام و نوادہ خود لوط پسر ہاران وعروس خود وسارای زوجۂ پسرش ابرام را برداشتہ با ایشاں از اور کلدانیاں بیروں شدند تا با رض کنعان بردند وبہ حراں رسیدہ در آنجا توقف نمودند۔'' (صفحہ ۱۵ ر)

حاران میں قیام رہا، یہاں تک کہ ابراہیمؑ کے باپ کا انتقال ہوا، اس وقت خدا کے حکم سے ابراہیمؑ لوطؑ اور دیگر مومنین کو لے کر حاران سے باہر نکلے اور ارض کنعان میں آکر مقیم ہوئے اور وہ زمانہ جب ابراہیمؑ حاران سے باہر نکل کر کنعان وارد ہوئے ہیں تو ابراہیمؑ کی عمر ۷۵ ر سال تھی، چنانچہ باب ۱۲ ر آیت ۴ ر میں ہے۔

''ابرام ہفتاد وپنج سالہ بود ہنگامیکہ از حراں بیروں آمد'' (صفحہ ۱۵ ر) اگر فرض کیا جائے کہ ابراہیمؑ کا قیام اور کلدانیان میں لوط کی ولادت تک صرف بیس ہی برس تھا تب بھی ۵۵ ر سال رہتے ہیں کہ جن میں ابراہیمؑ کا قیام حران میں رہا ہے۔ پھر لائق مورخ کا یہ قول کہ ''ابراہیمؑ ۹۰ ر سال اپنے آباء کے ساتھ بلادحراں میں قیام پذیر تھے، کیوں کر درست ہوسکتا ہے؟ لطف یہ ہے کہ عیسائی مورخین توریت کے حواشی پر لکھتے ہیں کہ ابراہیمؑ کی ہجرت ارض کلدانیں سے ۱۹۲۳ ر برس قبل مسیحؑ ہوئی تھی اور حرّان سے کنعان آپ کی ہجرت ۱۹۲۱ ر سال

قبل مسیحؑ ہے، اس حساب سے ابراہیمؑ کا قیام حرّان میں صرف دو سال رہ جاتا ہے، ۹۰ر سال کہاں سے آگئے؟

(۲) توریت سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ حران میں ابراہیمؑ کے آباؤاجداد میں سے سوائے باپ کے کوئی نہ تھا پھر مورخ کا یہ کہنا کہ ''ابراہیمؑ اپنے آباؤاجداد کے ساتھ حرّان میں بت پرستی کرتے تھے'' کیا معنی رکھتا ہے؟

(۳) کن کتب ربانی سے معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیمؑ آباؤاجداد واہل شہر کے ساتھ بتوں کی پرستش کرتے تھے؟

(۴) کتب وحی میں کہاں لکھا ہوا ہے کہ حنیفیت بت پرستی کا نام ہے؟ کاش رویائے یوحنا کی سی خواب وخیال کتاب ہی میں سے پیش کردیا جائے، ان لوگوں کا خیال ہے کہ مسلمانوں میں سے کوئی شخص مسیحی کتابوں کو اٹھا کر نہیں دیکھتا اسی وجہ سے ایسی غلط بیانیوں پر جرأت ہوتی ہے۔ ہاشم عربی نے تذئیل کے صفحہ ۸۱ر میں بھی عبدالمسیح کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا ہے کہ عرب بت پرست کو حنیف کہتے ہیں۔''

لیکن غنیمت ہے کہ اس شخص نے عرب پر افترا کیا، کتب وحی کو چھوڑ دیا۔ ''دروغ گورا حافظہ نباشد'' ہاشم عربی نے خود صفحہ ۲۵ر تذئیل میں لکھا ہے کہ ''بہت سے عرب بت پرستی سے عاجز تھے اور ایک جماعت نے ان میں اپنا نام حنفاء رکھا اور محمدؐ کے زمانہ کو پایا اور اسی وجہ سے انکا نام حنفاء ہوا'' اس سے معلوم ہوا کہ حنیفیت بت پرستی کے مقابل چیز ہے، نہ یہ کہ بت پرستی کو حنیفیت کہتے ہوں۔

(ماخوذ از ماہنامہ الواعظ، لکھنؤ ماہ ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ/جون ۱۹۲۸ء ص ۲۳/تا ۲۸/)

کتاب الہدایہ کا ننگِ انسانیت افتراء

سرورکائناتؐ کے دامنِ عصمت پر حملہ

یہی کتاب الہدایہ جو امریکن مبلغ کی معرفت طبع ہوئی ہے، حضرت رسولؐ کے دامن عصمت پر طرح طرح کے بے سروپا اعتراضات اور دروغ بیانیوں کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے اور حضرت کی مقدس ذات پر حملہ کرنے میں شرم وحیا کو خیرباد کہہ کر بہت آزادی کے ساتھ کوشش کی گئی ہے۔

ہم ان شرمناک اور جرأت آمیز کلمات سے اپنی تحریر کو ملوث نہیں کرنا چاہتے، مگر جن مقامات پر دروغ بیانی سے کام لیا گیا ہے ان کی طرف اشارہ ضروری ہے۔

مصنف کتاب الہدایہ جلد ۴ر صفحہ ۱۶۹ر میں رقمطراز ہیں ''کیا کہا جائے اس شخص کے متعلق جو مدعی ہو کہ خدا نے اس کو اجازت دے دی ہے کہ وہ اپنے فرزند کی عورت کو اپنی بیوی بنانے اور جس نے اس کو قانون کے طور پر قرار دے دیا ہو اور کاش یہ قانون منسوخ ہوجاتا کیونکہ اس سے اپنے فرزند کی زوجہ کے ساتھ شادی کرنے کا دروازہ کھلتا ہے۔''

اس کے علاوہ جلد ۱۳ر صفحہ ۴۸ر میں زینب بنت جحش کے ساتھ جناب رسالتمآبؐ کی شادی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

حاشا اللہ ان یسوغ للنّاس نکاح نساء اولادھم

خدا بری ہے اس سے کہ وہ لوگوں کے لئے اولاد کی بیویوں کے ساتھ شادی کرنا جائز قرار دے۔

نیز جلد ۱ر صفحہ ۶۶ر میں عنوان قائم کیا ہے **تزوجہ امرأة ابنہ** رسول عربی کا (معاذ اللہ) اپنے فرزند کی بیوی سے نکاح کرنا، پھر اسی صفحہ میں لکھا ہے کہ ''بے شک داؤد زنا کے جرم میں مبتلا ہوئے لیکن دونوں باتوں میں بہت بڑا فرق ہے کیونکہ داؤد نے اپنے فرزند کی زوجہ پر قبضہ نہیں کیا تھا۔

عیسائی مبلغین کے کلام میں اس آموختہ کی تکرار بہت ملتی ہے چنانچہ ہاشم عربی نے جرجی سائل کے مضمون کی تذئیل کے اندر صفحہ ۶۵ر میں اس واقعہ کو دہرایا ہے۔ بیچارے سادہ لوح امریکن یا یورپ کے رہنے والے اشخاص اتنے بڑے مبلغین اور مشنریوں کی روحانیت نما ہستیوں سے فریب کھا کر اس دروغ بےفروغ کو صحیح تسلیم کرلیں، مگر جو شخص تاریخ کی روشنی میں دیکھے اس کے سامنے نقاب خفا کا تار تار علیٰحدہ ہوسکتا ہے اور حقیقت اپنی پوری جلوہ آرا کے ساتھ نمایاں ہوسکتی ہے۔ کوئی ان حضرات سے پوچھے کہ یہ فرزند حضرت رسولؐ کے جن کی بیوی کے ساتھ

(معاذ اللہ) حضرت نے شادی کی تھی حضرت کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے یا منجھلے یا چھوٹے؟ حضرت خدیجہؑ کے بطن سے تھے یا ازواج نبی میں سے کسی اور کے شکم سے متولد ہوئے تھے۔

معلوم ہونا چاہئے کہ یہ شخص جن کے متعلق مذکورہ عبارتوں میں حضرت کے فرزند ہونے کی نسبت دی گئی ہے اور طرح طرح کی دریدہ دہنی کی جارہی ہے وہ زید بن حارثہ حضرت کے زرخرید غلام تھے جب زید کے باپ حارثہ کو معلوم ہوا تو وہ مدینہ میں بیٹے کی ملاقات کو آیا حضرت نے زید کو اختیار دیا کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ جائیں یا حضرت کی خدمت میں قیام کریں، زید نے حضرت کے پاس قیام کو ترجیح دی اور حضرت نے خوش ہوکر زید کو آزاد کردیا اور مہربانی و شفقت زیادہ مبذول ہوگئی۔ آپ کی منتہائے شفقت و مرحمت کو دیکھ کر لوگ زید کو ''زید بن محمدؐ'' کہنے لگے حالانکہ دنیا کو معلوم تھا کہ یہ زید پسر حارثہ ہیں اور حضرت کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

مصنف کتاب الہدایہ امریکن مبلغین اہل مشرق اور مستشرقین عجم وعرب، ارباب تاریخ عصر اول سے موجودہ زمانہ تک سب اس حقیقت سے واقف ہیں کہ زید بن حارثہ سرور کائناتؐ کے غلام تھے لیکن خدا اغراض نفسانیہ کا برا کرے، دنیا کو فریب میں مبتلا کرنے اور اپنے مذاہب کو عالم کے سامنے خوشنما ملمع کاری کے ساتھ پیش کرنے کے لئے ایسی غلط بیانیوں کی ضرورت ہے اور عادت بھی بری چیز ہے، عرب شاعر کہتا ہے:

لکل امرء من دھرہ ما تعودا۔

۱۵ جرجی سائل اور عبدالمسیح کندی

شریعت موسویہ کی توہین

توریت میں بہت سے مقامات پر شریعت موسویہ کی مدح کی گئی ہے اور بتلایا گیا ہے کہ یہ احکام ایسے ہیں کہ اگر کوئی ان کا اتباع کرے زندگانی حاصل کرے گا اور دنیا و آخرت میں کامیاب ہوگا۔ ملاحظہ ہو سفر لادیان باب ۱۸/آیت ۴/، ۵/۔

''احکام مرا بجاآورید و فرائض مرانگاہ دارید تا در آنہا رفتار نمائید من یہو خدائے شما ہستم پس فرائض و احکام مرانگاہ دارید کہ ہر آدمی کہ آنہارا بجاآورد در آنہا زیست خواہد کرد۔ (عہد قدیم صفحہ ۱۸۱)

سفر تثنیہ باب ۴/آیت ۸/ ''کدام طائفہ بزرگ است کہ فرائض واحکام عادلہ مثل تمام ایں شریعتے کہ من امروز پیش شما میگذارم دارند (۲۷۸)

اس کے علاوہ مزامیر داؤد (زبور) کے مزمور ۱۹/آیت ۹۱/میں ہے۔

''اگر شریعت تو تلذذ من نمی بودہ برآئینہ در مذلت خود ہلاک می شدم و صایائے ترا تا باید فراموش نخواہم کرد زیرا باآنہا مرا زندہ ساختہ (۹۲۷)

کتاب جز قیال نبی باب ۲۰/آیت ۱۱/ میں یہودیوں کے متعلق لکھا گیا ہے۔

''فرائض خویش را بایشاں دادم و احکام خود را کہ ہر کہ بآنہا عمل نماید بآنہا زندہ خواہد ماند ایشاں تعلیم دادم (۱۲۲۷/)

کتاب نحمیا باب ۹/آیت ۱۳/ میں بھی یہودیوں کے بارے میں ہے ''بر کوہ سینا نازل شدہ باایشاں از آسمان تکلم نمودی واحکام راست و شرایع حق واوامر و فرائض نیکو را بایشاں داری'' (۷۶۰)

کتاب ملاکی بنی باب ۲/آیت ۵/ ''عہد من باوے عہد حیات و سلامتی می بود (۱۳۸۵/)

ان آیات سے جو عیسائیوں کے کتب وحی میں مذکور ہیں صاف ظاہر ہے کہ موسیٰ پر جو شریعت نازل ہوئی تھی وہ حیات انسانی کی ضامن اور زندگی کا باعث تھی اور حکم و مصالح کو اپنے دامن میں لئے ہوئے تھی، مگر جرجی سائل اپنے مقالہ میں جو اسلام کے بارے میں لکھا ہے پہلے ایڈیشن کے صفحہ ۲۲۶/پر حسب ذیل عبارت لکھتا ہے۔

ان الله تساهل مع اليهود فاعطاهم احكاما غير صالحة وفرائض لايحيون بها۔

خدا نے یہود کے ساتھ سہل انگاری کو صرف کیا اور ان کو ایسے احکام عطا کئے جو صلاحیت نہ رکھتے تھے اور ایسے فرائض جن کے ذریعہ سے حیات حاصل نہ ہوسکتی تھی۔

عبدالمسیح کندی نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۱۱۰/ میں اس صدائے بے ہنگام کی موافقت کی ہے لیکن ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ مذکورۂ بالا کتب وحی اور آیات سماویہ کی صریحی تکذیب ہے اور شریعت موسویہ اور خداوند عالم کی عزت وجلال پر سخت ترین حملہ ہے، اس کے علاوہ عقل وفطرت گواہی دیتی ہے کہ خدا کی طرف سہل انگاری اور بے موقع احکام قرار دینے کی نسبت صحیح نہیں ہوسکتی۔

(ماخوذ از ماہنامہ الواعظ لکھنؤ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ/ستمبر ۱۹۲۸ء ص ۳۷/تا ۳۹/)

نظر انتقاد کی بلند پروازی

ابھی تک مبلغین نصاریٰ اور ان کے مصنفین واہل علم کی غلط بیانیوں کا تذکرہ تھا لیکن اس سے زیادہ تعجب وحیرت کا منظر اس وقت پیش ہوگا جب ان کے کتب عہدین پر نظر کی جائے، جن کو وحی ربانی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور لوگوں کو ان کے اوپر اعتقاد کی شب وروز دعوت دی جاتی ہے، ان کتب پر ایک نگاہ ڈالو اور دیکھو کہ وہ بزرگان ملت جن کو یہ لوگ انبیا ورسل سمجھتے ہیں ان کی طرف کیسے کیسے دروغ بیانیوں کی نسبت دی گئی ہے باوجودیکہ جن کتابوں میں یہ اکاذیب مذکور ہیں وہ کتب وحی کہلاتی ہیں۔ ملاحظہ ہو کس طرح سے کذب اور تحریف کو انبیاؑ ومرسلینؑ کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور ان کے دامن تقدس کو افترا اور فریب کاری کی آلائش سے ملوث بنایا گیا ہے۔ کیا کذب وافترا انبیا ومرسلینؑ کی شان سے مناسبت رکھتا ہے؟ اور کیا جس کتاب میں ایسی ایسی غلط باتیں درج ہوں وہ وحی آلٰہی سمجھی جاسکتی ہے؟

کاش! ان کتابوں کی بلند پروازی اسی حد تک محدود رہتی اور جرأت وبے شرمی کا دائرہ ذات احدیت تک وسیع نہ ہوتا لیکن ہماری آرزو کیا فائدہ دے سکتی ہے جب کہ کھلم کھلا ان کتابوں میں خود حضرت باری سبحانہ وتعالیٰ کی طرف فریب کاری اور دروغ بیانی اور جھوٹ کا حکم دینے کی نسبت کثرت سے موجود ہے۔

(۱۶) **بولس رسول کے اقوال اور حضرت مسیح داؤد اور سلیمان کے حقوق پر ناجائز قبضہ**

کتاب اعمال الرسل باب ۱۳/ میں بولس رسول کی وہ تقریر نقل کی گئی ہے جو انہوں نے انطاکیہ میں وہاں کے لوگوں کی خواہش پر کھڑے ہوکر کی تھی اسی تقریر کے ذیل میں آیت ۳۳/ ملاحظہ ہوں۔

''پس ما بشما بشارت می دهیم بدان وعدهٔ که به پدران داده شد که خدا آنرا بما که فرزندان ایشان می باشیم وفا کرد، وقتیکه عیسیٰؑ را برانگیخت چنانچه در زبور دوم مکتوب است که تو پسر من هستی من امروز ترا تولید نمودم۔ (عہد جدید صفحہ ۲۱۱/)

یہ بولس وہ شخص ہے جس کو نصاریٰ ان بڑے مرسلین میں سے شمار کرتے ہیں جن پر وحی الٰہی نازل ہوئی تھی اور اسی شخص کے تعلیمات پر مسیحی عقائد کا دارومدار ہے اور اس کی طرف جو کتابیں اور رسالہ منسوب ہیں وہ ان کے نزدیک وحی سماوی سمجھے جاتے ہیں۔

مذکورہ عبارت میں جو بولس کی زبانی نقل ہوئی زبور کے دوسرے مزمور سے نقل کیا گیا ہے کہ خدا نے حضرت عیسیٰؑ سے کہا انت ابني اليوم انا ولدتك۔ یعنی تم میرے فرزند ہو آج کے دن میں نے تم کو پیدا کیا ہے، لیکن جب ہم اصل ماخذ کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ خطاب عیسیٰؑ کے متعلق نہیں بلکہ خود حضرت داؤدؑ کے متعلق ہے، کاش زبور کے کسی خاص مزمور کا حوالہ نہ دیا جاتا تو ڈھونڈھنے کی ضرورت تھی اور شبہہ کی گنجائش ہوسکتی لیکن خاص مقام کا حوالہ دینے سے ارباب نظر کو سہولت ہوگئی اور جھوٹ کی حقیقت کھل گئی ملاحظہ ہو مزمور دوم آیت ۷/

اني اخبر من جهه قضاء الرب قال لي انت ابني انا اليوم ولدتك۔

(سفرالمز امیر عربی مطبوعۂ مطبعۂ امریکانیہ بیروت زیر اہتمام جمعیت تورات امریکہ ۱۹۱۰ء صفحہ ۴/)

خداوند بمن گفتہ است تو پسر من ہستی من امروز ترا تولد کردم۔

(عہد قدیم فارسی مطبوعہ لندن زیر اہتمام برٹش فارن بائبل سوسائٹی صفحہ ۸۳۰)

اس آیت میں حضرت داوٴدؑ صاف کہہ رہے ہیں کہ مجھ سے خدا نے فرمایا تم میرے بیٹے ہو میں نے آج تم کو پیدا کیا۔

عہد قدیم کے محاورہ میں مومن و متقی شخص کو ابن اللہ کہا جاتا تھا اور چونکہ اس مزمور کے نازل ہونے کا زمانہ حضرت داوٴدؑ پر ان کی نبوت کا پہلا دن تھا تو گویا اسی دن حضرت باری عزاسمہٗ نے حیات نبوت کے ساتھ حضرت داوٴدؑ کو عالم ایجاد میں ظاہر فرمایا اور گویا حضرت داوٴدؑ کی ولادت کا پہلا روز تھا۔

اگر (بفرض محال) تسلیم بھی کرلیا جائے کہ آیت صاف و صریح نہیں بتلاتی کہ حضرت داوٴدؑ سے خطاب ہے لیکن یہ تو سمجھنے کی بات ہے کہ اس مزمور کے نازل ہونے کے وقت عیسیٰؑ کی ولادت کب ہوئی تھی مریمؑ کے بطن سے عیسیٰؑ کی ولادت تو ایک ہزار اور چالیس سال کے بعد ہوئی ہے پھر یہ خطاب کہ آج میں نے تم کو متولد کیا۔ حضرت عیسیٰؑ پر کیوں کر چسپاں ہوسکتا ہے، کیا بولس کو رسول ماننے کے ساتھ ایسی تحریف اور غلط بیانی روا سمجھی جاسکتی ہے؟ اس کے علاوہ بولس کے رسالہ عبرانیان باب ۵/ میں بھی لکھا گیا ہے۔

”ہمچنیں مسیح نیز خود را جلال ندارد کہ رئیس کہنہ بشود بلکہ او کہ بوے گفت تو پسر من ہستی من امروز ترا تولید نمودم۔ (عہد جدید صفحہ ۳۵۵/)

ظاہر ہے کہ رسالہ عبرانیہ کا مصنف مذکورہ عبارت میں اسی مزمور ثانی کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہے، آیات الٰہیہ پرڈاکہ زنی اور غارت گری کا اس سے زیادہ حیرت انگیز نمونہ کیا ہوسکتا ہے؟

یک نشد دو شد

رسالۂ عبرانیین جو بولس کی طرف منسوب ہے، اس میں صرف گذشتہ ایک غلط بیانی پر اکتفا نہیں کی گئی ہے بلکہ دوسرے مقام پر اس غلط بیانی کے ساتھ ایک اور ضمیمہ لگا کر اس کی طاقت میں اضافہ کیا گیا ہے، باب ۱/، آیت ۵/ یہودیوں کے سامنے حضرت مسیح کی جلالت قدر اور ملائکہ سے ان کی افضلیت ثابت کرتے ہوئے لکھا گیا ہے۔

زیر ابہ کدام از فرشتگان ہرگز گفت کہ پسر من ہستی من امروز ترا تولید نمودم وایضا من اورا پدر خواہم بود واو پسر من خواہد بود (صفحہ ۳۵۱/)

پہلا فقرہ کہ تم میرے بیٹے ہو اور میں نے تم کو آج پیدا کیا ہے ”زبور کی گذشتہ آیت کی طرف اشارہ ہے جس کی حقیقت واضح ہوچکی ہے اور معلوم ہوا کہ اس میں داوٴد کی حق تلفی کی گئی ہے اور ان کی فضیلت کو کتر بیونت کر کے عیسیٰؑ کے سر منڈھا گیا ہے، رہ گیا دوسرا فقرہ کہ عیسیٰؑ کے متعلق کہا گیا ہے ”میں اس کا باپ ہوں گا اور وہ میرا بیٹا ہوگا،“ اس میں سلیمانؑ پر ہاتھ صاف کیا گیا ہے اس لئے کہ توریت میں مکرر بتلایا گیا ہے کہ خداوند عالم کو یہ ارشاد سلیمانؑ بن داوٴدؑ کے متعلق ہے۔ چنانچہ کتاب اول تواریخ ایام باب ۲۸ آیت ۵، ۶ میں حضرت داوٴدؑ کی زبانی نقل ہے۔

”بمن گفت پسر تو سلیمان اوست کہ خانہ مراد صحن ہائے مرا بنا خواہد نمود زیرا کہ اورا برگزیدہ ام تا پسر من باشد و من پدر او خواہم بود (عہد قدیم صفحہ ۶۶۷/)

اور اسی کتاب کے باب ۲۲/ آیت ۹/ و ۱۰/ میں حضرت داوٴدؑ کے نام خداوند عالم کی وحی کو نقل کرتے ہوئے لکھا گیا ہے۔

”واینک پسر یے برایے تو متولد خواہد شد کہ مرد آرامی خواہد بود زیرا کہ من او را از جمیع دشمنا نش از۔ ہر طرف آرامی خواہم بخشید چونکہ اسم او سلیمان خواہد بود ودور ایام او اسرائیل را سلامتی وراحت عطا خواہم فرمود او خانۂ برائے اسم من بنا خواہد کرد او پسر من خواہد بود ومن پدر او خواہم بود“ (صفحہ ۶۵۸)

نیز کتاب دوم صموئیل میں حضرت داوٴد کے نام خداوند عالم کے پیغام کے ذیل میں اسی طرح کی عبارت موجود ہے ملاحظہ ہو

باب ۷/آیت ۱۲/تا ۱۴/۔

''ذریت ترا کہ از صلب تو بیروں می آید بعد از تو استوار خواہم ساخت و سلطنت اورا پائدار خواہم نمود اوبرائے اسم من خانۂ بپا خواہد نمود کرسی سلطنت اورا تا باید پائدار خواہم ساخت من اورا پدر خواہم بود داؤد مرا پسر خواہد بود (۴۸۵/)

ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ارشاد جناب احدیت کا حضرت سلیمانؑ کے متعلق ہے اور ان تصریحات کی موجودگی میں جرأت ہوتی ہے کہ اس کلام کو سلیمانؑ سے چھین کر عیسیٰؑ کے حوالہ کر دیا جائے، کذب اور غارت گری کی بھی کوئی انتہا ہے۔

(ماخوذ از ماہنامہ الواعظ لکھنؤ ربیع الآخر ۱۳۴۷ھ/اکتوبر ۱۹۲۸ء ص ۷ ۳/تا ۳۹/)

(۱۷) بولس رسول کی عجیب وغریب پیشین گوئی اور نصاریٰ کو بیجا طفل تسلی

رسالۂ اول بولس رسول بہ تسالونیکیاں باب ۱۴/آیت ۱۵ تا ۱۸/

''زیرا ایں را بشما از کلام خدا می گوئیم کہ ما زندہ وتاآمدن خداوند باقی باشیم وخوابیدگان سبقت نخواہیم جست زیراخود خداوند باصد اوبآواز رئیس فرشتگان و باصور خدا از آسمان نازل خواہد شد ومردگان در مسیح اول خواہند برخاست انگاہ ماکہ زندہ وباقی باشیم بایشاں در ابر بار بودہ خواہیم شد تا خداوند را در ہوا استقبال کنیم و ہمچنیں ہمیشہ با خداوند خواہیم بود پس بدیں سنخناں ہمدیگر را تسلی دہید۔

(عہد جدید صفحہ ۳۳۸/)

مذکورۂ بالا الفاظ میں مذہب نصاریٰ کا بزرگ رہنما اپنے اتباع کو خبر دے رہا ہے کہ ہم لوگ عیسیٰؑ کے آسمان سے اترنے تک زندہ رہیں گے جب صور پھونکا جائے گا تو مردے اپنی قبروں سے اٹھ اٹھ کر عیسیٰؑ کی طرف آئیں گے لیکن ہم کہ جو پہلے سے زندہ و باقی ہوں گے ابروں پر بیٹھ کر خداوند (عیسیٰؑ) کا فضائے ہوا میں استقبال کریں گے، تم لوگوں کو ان باتوں سے تسلی حاصل کرنا چاہئے۔ ہم کو نصاریٰ سے پوری ہمدری ہے کہ ان کے اس خوش آئند خواب کی تعبیر نہ مل سکی۔ ذرا آنکھیں کھول کے بولس اور اہل تسالونیکی کی جستجو کرو! کیا کوئی بھی ان میں سے اس وقت موجود ہے؟ کہاں ہیں وہ نصاریٰ جن کے متعلق پیشین گوئی تھی کہ ابروں پر بیٹھ کر عیسیٰؑ کی مدد کے لئے جائیں گے؟ واقعہ تو یہ ہے کہ بولس اور ان کے تسالونیکی اتباع سب کے سب موت کی نیند سو رہے ہیں اور فنا کی چکی نے سب کو پیس کر حرف غلط کی طرح محو کر دیا ہے اور اٹھارہ سو سال گذرے کہ ان کے حالات زندگی افسانۂ ماضی بن چکے ہیں۔

افسوس! ایسی بے اصل باتوں کی کلام خدا کی طرف نسبت دی جاتی ہے۔

(۱۸) بطرس کی ریاکاری بولس کی زبانی

رسالۂ بولس رسول بہ غلاطیان باب ۲ آیت ۱۱ تا ۱۳،

''اماچوں بطرس بہ انطاکیہ آمد اورارو برو مخالفت نمودم زیرا کہ مستوجب ملامت بود چونکہ قبل از آمدن بعضے از جانب یعقوب باامتہا غذا میخورد ولے چوں آمدند از آنا نیکہ اہل ختنہ بودند ترسیدہ باز ایستادہ وخویشتن راجد اساخت و سائر یہودیاں ہم باوی نفاق کردند مجدیکہ برنابا نیز درنفاق ایشاں گرفتار شد (صفحہ ۳۰۱/)

امم سے مراد بت پرستوں کا گروہ ہے، شریعت توریت میں ان لوگوں کو نجس قرار دیا گیا ہے، بولس ناقل ہیں کہ بطرس ان لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے میں مشغول تھا لیکن ملت ابراہیمی میں سے کچھ لوگوں کو آتے دیکھ کر جلدی سے علیٰحدہ ہو گیا اور تمام یہودیوں نے بھی اس نفاق وریاکاری میں اس کا ساتھ دیا یہاں تک کہ برنابا بھی اس منافقت میں گرفتار ہو گیا۔''

اس عبارت میں بطرس پر صاف صاف دوالزام قائم کئے گئے ہیں (۱) خلاف شریعت توریت بت پرستوں کے ساتھ معاشرت اور خورد ونوش کرنا (۲) ریاکاری اور منافقت، افسوس

جبکہ بطرس جو بہ زعم نصاریٰ خلیفۃ المسیح ہے اس طرح کذب وریا کاری کا ارتکاب کرے تو امتوں کا کیا پوچھنا؟

(۱۹) بطرس کے بارے میں انجیل کے خیالات وعدہ خلافی اور دروغ بیانی

انجیل متی باب ۲۶/آیت ۳۱/تا ۳۴/آنگاہ عیسیٰؑ بدیشاں گفت ہم شما دربارۂ من لغزش میخورید چنانکہ مکتوب است کہ شبانرا می زنم و گوسفندان گلہ پراگندہ می شوند لیکن بعد از برخواستنم پیش از شما بجلیل خواہم رفت بطرس در جواب وی گفتہ ہر گاہ ہمہ دربارۂ تو لغزش خورند من ہرگز نخورم عیسیٰؑ بوے گفت ہر آئینہ بتو می گوئیم کہ درہمیں شب، از بانگ زدن خروس سہ مرتبہ مرا انکار خواہی کرد بطرس بوی گفت ہر گاہ مردنم با تو لازم شود ہرگز ترا انکار نکنم۔(صفحہ ۴۶/)

اسی کے قریب انجیل مرقس باب ۱۴/آیت ۲۷/تا ۴۲/ میں بھی مذکور ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے (بقول نصاریٰ) سولی چڑھائے جانے کے قبل بطرس کو متنبہ کردیا تھا کہ تم میرا تین مرتبہ انکار کروگے، بطرس نے وعدہ کیا کہ میری جان جائے اور آپ کے ساتھ ہی مرنا ضروری ہوجائے تب بھی آپ کا انکار نہ کروں گا، لیکن صفحہ الٹ کر اسی باب کی آخری آیتیں دیکھ کر حیرت کی انتہا نہیں رہتی ملاحظہ ہو آیت ۷۰ تا ۷۴۔

''امّا بطرس در ایوان بیروں نشستہ بود کہ ناگاہ کنیز کے نزد وے آمدہ گفت توہم با عیسی جلیلی بودی، اوروبرو ے ہمہ انکار نمودہ گفت نمیدانم چہ می گوئی وچوں بدہلیز بیرون رفت کنیزے دیگر او را دیدہ بحاضرین گفت ایں شخص نیز از رفقائے عیسی ناصری است باز قسم خوردہ انکار نمود کہ ایں مرد را نمی شناسم بعد از چندے آنا نیکہ ایستادہ بودند پیش آمدہ بطرس راگفتند البتہ توہم ازینہا ہستی زیرا کہ لہجۂ تو دلالت می نماید پس آغاز لعن کردن وقسم خوردن نمود کہ ایں شخص را نمی شناسم۔(صفحہ ۴۸/)

یہی مطلب گونہ اختلاف الفاظ کے ساتھ انجیل مرقس باب ۱۴ آیت ۶۷/تا ۷۱/میں بھی موجود ہے۔اب ان آیات پر نظر کرو اور خلیفۃ المسیح، رہنمائے ملت نصاریٰ کی استقامت دین اور اخلاقی قوت کا اندازہ کرو

کاش! انجیل کا مصنف نام لے کر بتلا دیتا کہ بطرس کس پر لعنت کررہا تھا اور سمجھ میں نہیں آتا کہ بطرس ایسا بڑا شخص کس طرح جھوٹی قسمیں کھا رہا تھا۔ مسیح کے وعدہ کا بھی خیال نہ کیا۔ خداوند ملت عیسیٰؑ مسیح کو دشمنوں کے ہاتھوں دیکھ کر بھی اپنی جان بچانے کا خیال مقدم رہا، کیا خوف جان اور وعدہ خلافی دروغ بیانی کا اس سے بدتر نمونہ بھی ہوسکتا ہے؟

پانی سر سے اونچا

تلامذۂ مسیح اور رہنمایان ملت نصاریٰ کی طرف منسوب شدہ غلط بیانیوں کا تذکرہ خود ہی سرمایۂ تعجب ہے لیکن ذرا نظر بڑھاؤ تو معلوم ہوگا کہ عیسائیوں کی کتب مقدسہ نے خود حضرت مسیح کے دامن عصمت کو بھی بے داغ نہیں چھوڑا ہے اور خود عیسیٰؑ کی نسبت ایسی دروغ بیانیوں کی نسبت دی ہے جن کا تذکرہ خود ان کتب کے دعوائے صدق پر صاف روشنی ڈالتا ہے۔

(۲۰) عہد جدید اور مسیح نصاریٰ غلط اور بے اصل پیشین گوئی

انجیل متی باب ۱۲ آیت ۳۸/تا ۴۱/

''انگاہ بعضے از کاتبان و فریسیاں درجواب او گفتند اے استاد میخواہیم از تو آیتی ببینیم او درجواب ایشاں گفت فرقۂ شریر و زنا کار آیتے می طلبند وبدیشاں جز آیت یونس دادہ نخواہد زیرا کہ ہمچنانکہ یونس سہ شبانہ روز در شکم ماہی ماند پسر انسان نیز سہ شبانہ روز در شکم زمین خواہد بود۔(۲۰)

حضرت عیسیٰؑ اپنے بارے میں پیشین گوئی کررہے ہیں کہ جس طرح یونس بطن ماہی میں تین دن اور تین رات مقیم رہے

تھے اسی طرح میرا معجزہ یہ ہے کہ بعد وفات کے تین شب اور تین روز بطن زمین یعنی قبر میں باقی رہوں گا اس کے بعد زندہ ہو کر قبر سے نکل آؤں گا۔

لیکن اگر کتب مقدسہ پر نظر کرو تو وہ یک زبان ہو کر اس پیشین گوئی کو جھٹلا رہی ہیں اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ روز جمعہ جس کو یہودی لوگ روز تہیہ کہتے تھے، عصر کے وقت ایک شخص یوسف نام اہل رامہ میں سے جو حضرت مسیحؑ کا شاگرد بھی تھا، اس نے بلاطس حاکم وقت سے مسیح کی لاش دفن کرنے کی اجازت حاصل کی اور شب شنبہ اس کو دفن کیا اور روز یکشنبہ طلوع آفتاب کے پہلے مریمؑ مجدلیہ اور ایک دوسری عورت جس کا نام بھی مریمؑ تھا قبر کے پاس آئیں تو دیکھا کہ مسیحؑ زندہ ہو کر قبر سے نکل چکے ہیں۔

اس کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو انجیل متیٰ آخر باب ۲۳ر واوائل باب ۲۸ر اور انجیل مرقس اواخر باب ۵ر اوائل باب ۱۶ر اور انجیل لوقا اواخر باب ۲۳ر واوائل باب ۲۴ر وانجیل یوحنا اواخر باب ۱۹ر واوائل باب ۲۰ر۔

مختصر یہ کہ تمام اناجیل متفق الکلمہ اس امر کو بتلا رہے ہیں کہ عیسیٰؑ کے قبر میں قیام کی پوری مدت شب شنبہ روز شنبہ اور شب یکشنبہ فجر کے پہلے تک مجموعاً ایک روز وشب جس میں فجر کی طرف کچھ حصہ کو خارج سمجھنا چاہئے، کیا تین روز اور تین شب اسی کا نام ہے؟

اس اختلاف کو معمولی بات نہ سمجھنا چاہئے! انجیل نے حضرت عیسیٰؑ کے قدس وعصمت کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے اس کا اندازہ یوں کرو کہ خود انجیل متیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی پیشین گوئی نقل کی کہ میں قبر میں تین شب اور تین روز مقیم رہوں گا لیکن تمام اناجیل متفق ہو کر اعلان کر رہے ہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ دو شب اور ایک روز قبر میں رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے ایک خبر ایسی دی جو وقوع پذیر نہ ہوئی۔ اب ذرا توریت سفر تثنیہ باب ۱۸ر آیت ۲۰ر، ۲۲ر پر نظر ڈالو، جھوٹے مدعی نبوت کی علامت بتلائی گئی ہے۔

اما نبی کہ جسارت نمودہ باسم من سخن گوید کہ بگفتنش امر نفر مودم باسم خدایان غیر سخن گوید آں نبی البتہ کشتۂ شود اگر در دل خود گوئے سخنی را کہ خداوند نگفتہ است چگونہ تشخیص نمائیم، ہنگامیکہ نبی باسم خداوند سخن گوید اگر آں چیز واقع نشود وبانجام نہ رسد ایں امریست کہ خداوند نگفتہ است پس از ونترس۔ (۳۰۳ر عہد قدیم)

اب توریت کے مقرر کئے ہوئے اس حکم کلی یا کبریٰ کو انجیل کے بتلائے ہوئے صغریٰ پر منطبق کرو تو کیا یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ مسیحؑ (معاذ اللہ) جھوٹے مدعی نبوت اور قابل قتل تھے، ہم مسیحؑ کی ذات کو ایسے الزامات سے بہت بلند سمجھتے ہیں!

انجیل کے پرستاروں کو اپنے مذہب کی خبر لینا چاہئے۔

(۲۱) زبور پر شرمناک افتراء

شرک وانسان پرستی کی حمایت

مزامیر داؤد (زبور) کے مزمور نمبر ۸۲ر میں قضاۃ جور کی مذمت اور تہدید میں حسب ذیل الفاظ مذکور ہیں جن کو ہم سفر المز امیر عربی مطبوعہ بیروت باہتمام جمعیت تورات امریکانیہ ۱۹۱۰ء سے نقل کرتے ہیں۔

''حتی متی تقضون جورا وترفعون وجوہ الاشرار سلاہ اقضو اللزلیل وللیتیم انصفوا المسکین والبائس بخو المسکین والفقیر من ید الاشرار ولایعلمون ولایفھمونَ فی الظلمۃ یتمشون یتزعزع کل اسس الارض اناقلت انکم آلھۃ وبنو العلی کلکم لکن مثل الناس تموتون وکاحدالرؤسا تسقطون تم باﷲ دن الارض لانک انت تمتلک کل الامم۔ (صفحہ ۱۵۱ر)

کب تک ظلم وستم کے ساتھ فیصلہ کرو گے اور شریر لوگوں کو سربلند بتاؤ گے، کمزوروں اور یتیموں کے حق میں فیصلہ کرو، مسکین ومحتاج کی واویلا ؤ تنگدست وفقیر کو بدلوگوں کے ہاتھ سے نجات دلاؤ۔ نہیں جانتے نہیں سمجھتے، ستمگاروں کے اندر راستہ چلتے ہیں،

تمام بنیادیں زمین کی ہل جاتی ہیں، میں نے کہا ہے کہ تم خدا ہو؟ اور سب خدا کی اولاد ہو؟ تم تو مثل آدمیوں کے مرتے ہو اور مثل معمولی رئیسوں کے گرتے ہو۔ اے خدا تو اٹھ کر زمیں کو بدلہ دے کیونکہ تو تمام امتوں کا مالک ہے۔

جو شخص عبارت فہمی کا سلیقہ رکھتا ہو اور انشا پردازی کے اسالیب سے واقف ہو وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس عبارت میں بہت صاف طور پر قضاۃ جور کو تہدید و تنبیہ کی گئی ہے اور واضح مطلب یہ ہے کہ اے قضاۃ جور جو علم وفہم نہیں رکھتے اور ظالموں کے اندر چلتے پھرتے ہو، کس چیز نے تم کو مغرور بنا دیا ہے اور کیوں عذاب خدا سے مطمئن ہو گئے ہو، کیا میں نے تم کو کہا ہے کہ تم خدا ہو اور سب خدائے بلند و برتر کے فرزند ہو اس وجہ سے تم میرے عذاب اور موت کے خطرے سے محفوظ ہو گئے۔ لیکن تم کو اس فرزندگانی سے مطمئن نہ ہونا چاہئے کیونکہ تم مثل تمام لوگوں کے مرنے والے ہو، اور ریاست چندروزہ پر مغرور نہ ہونا چاہئے، کیونکہ تم مثل معمولی رؤسا کے ہلاک ہونے والے ہو۔'' ہمارا خیال ہے کہ جو شخص مذکورہ بالا عبارت پر نظر کرے وہ یہی مطلب سمجھنے پر مجبور ہے۔

لیکن انجیل یوحنا باب ۱۰/آیت ۳۱/تا ۳۶/ میں عجب تماشہ نظر آتا ہے، حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ یہودیوں کے مکالمہ کے تذکرہ میں لکھا گیا ہے۔

''انگاہ یہودیاں بارسنگھا برداشتند تا اورا سنگسار کنند عیسیٰؑ بدیشاں جواب داد از جانب پدر خود بسیار کارہائے نیک بشما نمودم بسبب کدام یک از انہا مرا سنگسار می کنید ، یہودیاں درجواب گفتند بسبب عمل نیک ترا سنگسار نمی کنیم بلکہ بسبب کفر زیرا توانسان ہستی و خودرا خدامیدانی عیسیٰؑ، درجواب ایشاں گفت آیا در تورات شما نوشتہ نہ شدہ است کہ من گفتم شما خدایاں ہستید پس اگر آنا نیرا کہ کلام خدا بدیشاں نازل شد خدایاں خواند وممکن نیست کہ کتاب محو گردد آیا کسے راکہ تقدیس کردہ بجہاں فرستادید ومی گوئید کفر می گوئی ازاں سبب کہ گفتم پسر خدا ہستم۔ (۱۶۵/)

اس عبارت میں حضرت عیسیٰؑ کی زبانی نقل کیا گیا ہے کہ تم لوگ بے کار مجھ کو فرزند خدا ہونے کے ادعا پر سنگسار کرتے ہو۔ حالانکہ تمہاری کتاب مقدس میں لکھا ہوا ہے کہ میں نے کہا ہے تم لوگ خدا ہو، جب وہ لوگ جن پر کلام خدا نازل ہوا خدا کہے جانے کے مستحق ہوئے اور کتاب الٰہی مٹ نہیں سکتی تو جس کو باپ نے تقدیس کر کے دنیا میں بھیجا ہو، فرزند خدا ہونے کا دعویٰ کرے، تو کون سا کفر ہے؟ ہر حقیقت شناس شخص سمجھ سکتا ہے کہ انجیل یوحنا کے مذکورۂ بالا فقرات پر بھی تعدد الٰہیہ کے ادعا کے ساتھ حقیقت پر کتنا بڑا افترا کیا گیا ہے، اس سے بڑھ کر مزمور سابق پر بھی بہتان لگایا گیا ہے کہ اس کی عبارت کو خبر کی صورت میں لاکر یمانی پہنائے گئے ہیں۔ قضاۃ جور واقعاً خدا تھے حالانکہ اس عبارت کا یہ فقرہ کہ انا قلت انکم االھۃ انکار اور تہدید کے موقع پر لایا گیا ہے، تیسرا بہتان یہ ہے کہ قضاۃ جور کا وصف بیان کیا گیا ہے کہ ان پر کلام خدا نازل ہوا اور وحی اتری۔ آنانی را کہ کتاب خدا بدیشاں نازل شد، حالانکہ مزمور مذکور میں ان کی پورے طور پر مذمت کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ علم وفہم نہیں رکھتے اور ظالمین میں رفتار اختیار کرتے ہیں۔ تعجب ہے کہ انجیل مذکورہ تعدد الٰہیہ کے من گڑھت خیال میں تو کس زور سے اعلان کرتی ہے کہ کتاب خدا توریت بدل نہیں سکتی لیکن توریت اور تمام کتب مقدسہ انبیاؑ میں بار بار مسئلہ توحید پر جو زور دیا گیا ہے اور شرک وغیر خدا کا نام لینے سے جو ممانعت کی گئی ہے اس کو بالکل پس پشت ڈال دیا۔ سمجھنے کی بات ہے، ایک مختصر عبارت انجیل کی کس درجہ افترا شرک، تبدیل وتحریف پر مشتمل ہے۔ یہ نصاریٰ کی مذہبی کتاب کا حال ہے۔

علی نقی نقوی عفی عنہ، نجف اشرف، عراق

[ماخوذ از ماہنامہ الواعظ، لکھنؤ شعبان المعظم ۱۳۴۷ھ/جنوری ۱۹۲۹ء قسط ۱۰/ص ۳۰-۳۵]

